امیر و مبلغ انچارج
شیخ مبارک احمد
ادارہ تحریر
لئیق احمد طاہر
مفتی احمد صادق

کلام الامام امام الکلام

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات اعلائے کلمۃ الاسلام کی عظیم الشان مہم میں سرگرم عمل ہیں۔ الحمدللہ

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو آپکے مقاصد عالیہ میں سرفراز فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

احباب جماعت کو یہ خبر دلی رنج والم کے ساتھ پہنچائی جارہی ہے کہ مؤرخہ ۹ جولائی ۱۹۸۶ کو بوقت دوپہر حیدر آباد میں انکی اپنی دکان پر مکرم و محترم بابو عبدالغفار صاحب سابق امیر حیدر آباد سندھ نامعلوم قاتلوں کے ہاتھ شہید کردئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب اپنے شہید بھائی

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور پاکستان اور بیرون پاکستان ساری جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم صاحب کی والدہ محترمہ صفیہ بیگم اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالباقی صاحب مرحوم لمبی علالت کے بعد مورخہ ۱۰ جولائی شام پانچ بجے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی نماز جنازہ مکرم شیخ مبارک احمد نے 13 جولائی بروز اتوار پڑھائی۔ مرحومہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت میاں عبدالرحیم احمد کی خوشدامن تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین

پیارے آقا کی مصروفیات

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں اور ان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کیلئے دعاگو ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان المبارک کے دوران بدستور اپنے فرائض منصبی ادا فرماتے رہے۔ روزانہ سینکڑوں خطوط ملاحظہ فرماکر اپنے دستخطوں سے جوابات ارسال فرمائے۔ مختلف ممالک سے آنیوالے متعدد احباب کو حضور نے انفرادی طور پر اپنے دفتر میں ملاقات کا وقت عطا فرمایا اور انہیں قیمتی مشوروں اور دعاؤں سے نوازا۔ ٹیلیفون پر بھی حضور نے مختلف ممالک کے مبلغین اور امراء صاحبان اور دیگر احباب سے رابطہ فرمایا۔ تبلیغ اسلام کے عالمگیر مشن کے سلسلہ میں جو متعدد دفاتر حضور نے لنڈن میں قائم فرمائے ہیں، حضور ان کی مسلسل رہنمائی فرماتے رہے۔ پنجوقتہ نمازیں حضور مسجد میں تشریف لاکر پڑھاتے رہے۔ خطبہ جمعہ 30 مئی 1996ء میں حضور نے روزہ کی عبادت کی غیر معمولی اہمیت بیان کرکے اسکے متعلق کمزوری کو دور کرنے کیلئے جہاد شروع کرنیکی تلقین فرمائی۔ ۷ر جون کے خطبہ میں حضور نے جمعۃ الوداع کی خصوصیات بیان کرکے جمعۃ الوداع میں جوق در جوق نئے آنیوالے افراد کو محبت کی نظر سے دیکھنے اور اُن کیلئے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں مستقل طور پر عبادت گذار بندے بنادے۔

ہر بچہ۔ جوان اور بوڑھا پکا نمازی بن جائے

مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ریجن یوکے۔ کے اجتماع کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام ازراہ شفقت بھیجا

"آپ کو اس اجتماع کی بہت بہت مبارک ہو اور تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور دینی و دنیاوی برکتوں سے نوازے اور آپ کی مجلس کو ایک مثالی مجلس بنا دے۔ آمین۔

نئی نسل کو خصوصاً اور بڑوں کو عموماً قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دیں۔ نماز، اس کا تلفظ اور ترجمہ ہر ایک کے ذہن میں پختہ طور پر راسخ ہو اور نماز سے شدید محبت ہر ایک کے دل میں گھر کرلے۔ یہ وہ بنیادی کام ہے جو نظر سے اوجھل ہوجاتا ہے اسلئے گھروں کی سہولت کے اعتبار سے چھوٹے چھوٹے مرکز درس کیلئے قائم کیئے جائیں اور سو فیصدی بچوں کو اسی طرح بڑوں کو بھی نماز صحیح تلفظ اور ترجمے کے ساتھ یاد کرائی جائے اور قرآن کریم پڑھایا جائے۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کرائی جائیں اور پھر قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کا عزم پیدا کیا جائے۔ یہ وہ بنیادی کام ہے جو ابتدائی لحاظ سے انتہائی ضروری ہے جس پر جماعت کے ایمان اور تقویٰ کی بنیاد ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق بخشے اور اس اجتماع کی برکتوں کو اتنا پھیلا دے کہ ہر بچہ اور جوان اور بوڑھا پکا نمازی بن جائے اور خدا تعالیٰ کی محبت اس کے رگ و ریشہ میں گھر کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

والسلام

(مرزا طاہر احمد)

خلیفۃ المسیح الرابع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ رمئی ۱۹۸۶ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ نساء کی آیت ۵۵ اور سورۃ البقرہ کی آیت ۱۱۰ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ان دونوں میں حسد کا ذکر ملتا ہے۔ فرمایا! قرآن میں حسد کا ذکر اس کے علاوہ ایک مرتبہ سورۃ الفتح میں اور دو مرتبہ سورۃ الفلق میں ملتا ہے۔

فرمایا؛ صرف چند مرتبہ حسد کا ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ حسد خود ایک پوشیدہ بیماری ہے اور اس کا اظہار مختلف دوسری بیماریوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ جن دوسری بیماریوں کی صورت میں حسد جلوہ دکھاتا ہے ان کا بکثرت ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور حسد چونکہ خود مخفی رہتا ہے اسلئے حسد کو بھی بالعموم مخفی رکھا گیا۔

فرمایا: حسد کا جو حملہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے وہ دو طرح پر ہے ایک اندرونی طور پر یعنی مسلمانوں کے معاشرے پر حسد خفیہ طور پر حملہ کرتا ہے اور اکثر برائیاں جو معاشرے کی ہیں ان میں بہت سی حسد کے اندر جڑیں رکھتی ہیں اور حسد کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہیں اور بیرونی طور پر بھی مومنوں کی جماعت پر حسد حملہ کرتا ہے۔ بیرونی حملے کی نشاندہی ان دو آیات میں ملتی ہے جو تلاوت کی گئی ہیں۔

فرمایا کہ جب اللہ سوسائٹی میں سے کسی پر فضل فرماتا ہے تو لوگ اس بناء پر ان سے حسد شروع کر دیتے ہیں کہ خدا نے ان کو اپنے فضل کے لئے چن لیا ہے لیکن ان کا یہ حسد اُن لوگوں کی ترقی پر ذرہ بھر بھی اثر انداز نہیں ہوتا جن کو خدا نے اپنے فضل سے چن لیا ہو۔ باوجودیکہ لوگ جلتے رہے اس آگ میں کہ ابراہیمؑ پر اور اس کی اولاد پر کیوں فضل ہوئے، کیوں دنیا میں ترقی کرتے چلے گئے؟ خدا نے انہیں روحانی سلطنت عطا فرمائی۔ مومنوں سے کفار کے حسد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں کہ کاش تم مرتد ہو کر کفر کی طرف لوٹ جاؤ۔ ایمان حاصل کرنے کے بعد پھر کفار میں شامل ہو جاؤ۔ ایسا کیوں ہے؟ فرمایا: حسداً من عند انفسھم یہ ان کے اندر جو حسد پایا جاتا ہے اس کی بناء پر ہے۔ من عند انفسھم کہہ کر مومنوں کی معصومیت کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ ان کو کلیۃً بری الذمہ قرار دیا گیا ہے۔

فرمایا: کوئی بھی حرکت مومنوں کی طرف سے نہیں ہوتی جس کے نتیجہ میں دشمن ان پر حسد شروع

کرے اور نہ مومن ان سے حسد کرتے ہیں محض یکطرفہ معاملہ ہے، نہ وجۂ جواز ہے نہ مومنوں کی یہ صفت ہے کہ وہ بھی حسد کریں۔ یہ ایک ہی طرف سے چلتا ہے۔

فرمایا: اِس میں ایک اَور قابلِ غور امر یہ ہے کہ مومن اور کافر کی تبلیغ کا فرق دکھادیا۔ جب کافر مومن کو تبلیغ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہماری مِلت میں لوٹ آؤ اس کی محبت کی وجہ سے اور اس کو بچانے کے لئے نہیں کرتا بلکہ حسد اور بُغض کی بناء پر کرتا ہے۔ اور یہ جو فتنۂ اِرتداد کے نام پر فساد پیدا کیا جاتا ہے کہ مرتدین کو واپس لاؤ نہیں تو قتل کرو اِس کی بناء حسد ہے۔ ایک جلن ہے کہ یہ لوگ پھیل رہے ہیں۔ چونکہ ہم مثبت ذرائع سے ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے اِس لئے ان کو زبردستی کم کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ ان کو تلوار کے زور سے ختم کرو اور ان کو کم کرتے چلے جاؤ۔

فرمایا: مومن کو تو بس ایک لگن ہوتی ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کو وہ ظلم اور ہلاکت کی راہ سے بچا سکتا ہے بچالے۔ اِس جذبے میں محبت اور فدائیت کارفرما ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونوں کے ہتھیار بدل جاتے ہیں۔ حسد بھی پوشیدہ ہے اور محبت بھی پوشیدہ ہے لیکن یہ دونوں جب ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں۔ حسد کے ذریعہ تبلیغ میں ظلم اور ستم اور جبر اور تلوار نمایاں ہتھیار ہیں۔ اِس کے برعکس مومن کی تبلیغ چونکہ محبت کی بناء پر ہوتی ہے اِس لئے لَا اِکراہ فی الدّین کا اطلاق ان کی ہر حرکت اور سکون میں ملتا ہے۔ وہ دُکھ دے کر کسی کو مومن نہیں بنا رہے ہوتے بلکہ دُکھ اُٹھا کر مومن بنا رہے ہوتے ہیں وہ دوسروں کی جانیں لے کر نہیں بلکہ اپنی جانیں پیش کرکے تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا "ماتبیّن لھم الحق" کہ حق ان پر کھُل چکا تھا۔ اس پر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ باوجود اس کے کہ حق ان پر خوب واضح ہو چکا تھا انہوں نے ہلاکت کی راہ کیوں اختیار کی؟ فرمایا: حسد اس مسئلے کی کُنجی ہے جب آپ اس پر غور کرتے ہیں تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ جب کسی دوسرے سے حسد شروع ہو جائے تو وہاں بُغض اور انتقام کا جذبہ اتنا غالب آجاتا ہے کہ اپنا نقصان کرکے بھی دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اردو کا ایک محاورہ ہے:

شریکے کا دانہ سَر دُکھتے بھی کھانا

کہ شریکے کے رزق کو کم کرنے کے لئے کھانا ہے خواہ اپنے آپ کو ہضم نہ بھی ہو۔

فرمایا: دوسرے معنے ماتبیّن لھم الحق کے یہ ہوں گے کہ اِس لئے وہ ارتداد کا فتنہ شروع کرتے ہیں کہ وہ جان چکے ہوتے ہیں کہ اب زبردستی ہم نے ان کو نہ روکا تو یہ ضرور غالب

آجائیں گے۔ اب ان کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی سوائے اس کے کہ تلوار کا جبر اختیار کیا جائے، حکومتوں کا جبر اختیار کیا جائے، ہر قسم کی دشمنی اور فتنہ وفساد کے ذریعہ ان کو روکنے کی کوشش کی جائے دلائل کے ذریعہ تو یہ لوگ بہرحال غالب آنے والے ہیں۔ فرمایا: اس سب فتنہ کے پیچھے حسد کارفرما ہوتا ہے۔

فرمایا: فاعفوا واصفحوا میں مومن کی صفات کو کافر کی صفات سے کتنی نمایاں شان کے ساتھ الگ کرکے دکھا دیا۔ حسد کے مقابل پر مومن کو حسد کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ درگذر اور عفو کا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا، مومن کا کام بھلائیوں کے کام سے ہٹنا نہیں بلکہ ثابت قدم رہنا ہے۔ اگر اس کے قدم بھلائیوں کے میدان سے اُکھڑ گئے تو یہ اس کی شکست ہے۔ اگر وہ نیکیوں کے میدان میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو پھر دشمن کی شکست یقینی ہے کیونکہ پھر انسانی کوششوں کے ذریعہ دین کا غلبہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ اپنے امر کو غالب فرماتا ہے۔

فرمایا: یہ مضمون تو کھلا کھلا ہے لیکن مومنوں کی جماعت کے اندر بھی حسد کا حملہ شیطان کی طرف سے ہورہا ہوتا ہے اور انسان بسا اوقات اس سے بے خبر ہوتا ہے اس لئے حسد کا دوسرا پہلو جو ہے اس سے جماعت کو بار بار متنبہ کرنا ضروری ہے۔ یہ بہت ہی خطرناک زہر ہے جس سے اپنی سوسائٹی کو بچانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ جتنی بھی معاشرے میں باہمی تعلقات میں جدائیاں پیدا کرنے والی حرکات ہیں ان کے پیچھے بسا اوقات حسد کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

فرمایا: حسد کی عمومی تصویر کے پیشِ نظر، جو قرآن کریم سے ہمیں ملتی ہے، میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ بیرونی حاسد سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اندرونی طور پر حسد کا قلع قمع کرے ورنہ کوئی جواز نہیں ہے کہ آپ خود حاسد ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدوں سے بچائے۔ حاسدوں سے بچانے کی شرط یہ رکھ دی فاعفوا واصفحوا تم میں حسد کے بالمقابل صفات ہونی ضروری ہیں۔ تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا۔ آج کے دَور میں جماعت پر پہلے سے بڑھ کر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حسد سے ہر رنگ میں بچیں اور ان محرکات کو اختیار کریں جو تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے
باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے

امریکہ مشن کی مختصر مساعی

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے اڑتیسویں (38) جلسہ سالانہ کی جھلکیاں

٭۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی گیسٹن ہال ہیلی بلڈنگ میں دو دن کے لئے احمدیہ کنونشن امریکہ کا انعقاد ہوا۔ امریکہ کے مختلف علاقوں کے احمدی احباب ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔

٭۔ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۸۶ء بروز ہفتہ صبح نو بجے سے ۲۹ جون بروز اتوار بعد دوپہر تک اسلامی تعلیمات اور باہمی اخوت و محبت کا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔

٭۔ دو ہزار کے لگ بھگ احباب جماعت کا اجتماع ہوا۔ امریکہ کی تاریخ میں سالانہ کنونشن کا یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔

٭۔ باجماعت نماز تہجد اور نمازوں میں پرسوز دعاؤں کا منظر بہت روح پرور تھا۔

٭۔ بعد نماز فجر درس القرآن اور درس حدیث کا اہتمام کیا تھا بڑی تعداد میں احباب نے اس سے استفادہ کیا۔

٭۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام میں تبلیغ اور عبادت کی پُرزور تحریک تھی۔

٭۔ حضور کا یہ پیغام جو اردو میں تھا امریکہ کے امیر و مشنری انچارج مکرم و محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر سے قبل پڑھ کر سنایا اور انگریزی ترجمہ امریکہ کے نیشنل پریذیڈنٹ الحاج ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر نے پیش کیا (جولائی کے شمارہ میں حضور کا پیغام شائع ہو چکا ہے)

٭۔ کل چار اجلاس منعقد ہوئے ہر اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے شروع ہوئی۔

٭ مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ اور اس کی اہمیت بیان کی نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ ادعیہ دہرائیں جو خاص طور پر آپ نے جلسہ سالانہ کے لئے کی تھیں۔

٭۔ پہلے دن بعد نماز مغرب و عشاء مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس کی صدارت محترم میر محمود احمد صاحب ناصر سابق مبلغ انچارج سپین نے کی۔

٭۔ لجنہ اور ناصرات نے بھی اپنے الگ اجلاس منعقد کئے۔

٭ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے علاوہ واشنگٹن جماعت کے احباب کے پاس گھروں میں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

٭۔ واشنگٹن۔ نیویارک۔ سینٹ لوئیس اور بعض دوسری جماعتوں سے غیر از جماعت احباب نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ ان افراد نے خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر لیا ہے چند افراد بیعت کے لئے بھی تیار ہیں۔

٭۔ جلسہ کے دوران بارہ مقررین نے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا۔

٭۔ اختتامی خطاب میں مکرم و محترم امیر صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا ذکر فرمایا جو گزشتہ سالوں میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ پر نازل ہوتے رہے جس میں نئی جگہوں کی خرید اور مالی قربانی کے معیار میں جماعت کی نمایاں ترقی شامل ~~ہیں۔ نیز وقف عارضی کی تحریک کی اہمیت نمایاں کر کے بیان کر کے~~ ہیں۔ نیز وقف عارضی کی تحریک کی اہمیت نمایاں کر کے بیان فرمائی اُردو اور انگریزی زبان میں یہ تقریر بہت مؤثر ثابت ہوئی۔

٭۔ دوران جلسہ بک سٹال لگایا گیا تقریباً تین ہزار ڈالر کی کتب فروخت ہوئیں۔

٭۔ بک سٹال کے ذریعہ بے شمار افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

٭۔ امسال بھی سال گزشتہ کی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ طریق کے مطابق مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں احباب جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کی بشرح ادائیگی کی پرزور تحریک فرمائی۔

٭۔ مکرم و محترم امیر صاحب وقتاً فوقتاً دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

٭۔ آخر میں دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

تبلیغ کے متعلق ـــــ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کا ایک اہم ارشاد

میں نے جماعت کے دوستوں کو کئی بار تحریک کی کہ ہر فرد کو

سال بھر میں کم از کم ایک شخص

کو راہِ راست پر لانے کا عہد کرنا چاہیئے۔ مگر باوجود اس کے کہ صرف ایک شخص کو (اور وہ بھی سال بھر میں اسلامی انوار کا گرویدہ بنانے کا عہد کرنا تھا) پھر بھی بہت کم دوست اس میں شریک ہوتے حالانکہ اگر صحیح کوشش سے کام لیا جائے تو انسان سال بھر میں دس دس بیس بیس بلکہ سو سو افراد کو بھی حق کا شکار کر سکتا ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد اس وقت دس لاکھ سے کم نہیں۔ اگر ایک شخص سال بھر میں دس افراد کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے تو صرف ایک سال میں ہماری تعداد ایک کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور

یہ کوئی مشکل امر نہیں

سیالکوٹ کے ایک دوست تھے۔ جب میں نے یہ تحریک کی تو پہلے سال انہوں نے کہا کہ میں ایک احمدی بناؤں گا۔ دوسرے سال دو احمدی بنانے کا عہد کیا۔ تیسرے سال تین احمدی بنانے کا عہد کیا۔ چوتھے سال چار احمدی بنانے کا عہد کیا۔ اسی طرح ہوتے ہوتے دس بارہ احمدی بنانے لگ گئے۔ پھر ایک دفعہ میں نے زیادہ زور دیا تو وہ یہ عہد کر کے گئے کہ میں سو احمدی بناؤں گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا۔ کہ اس کے بعد برابر ان کی چٹھیوں میں ذکر ہوتا تھا کہ یہ میرا دسواں احمدی ہے۔ یہ بیسواں احمدی ہے۔ یہ چالیسواں احمدی ہے۔ یہ ساٹھواں یا سترواں احمدی ہے۔ اور اس طرح انہوں نے سو کی تعداد پوری کر دی۔ اگر اس رُوح کے ساتھ کام کرنیوالے دس ہزار آدمی بھی ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں۔ اور ان میں سے ہر شخص سال میں صرف دس افراد کی زیادتی کا موجب بن جائے تو سال بھر میں ایک لاکھ اور دوسرے سال میں دس لاکھ نئے افراد ہماری جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے اندر اشاعتِ اسلام کی ایک آگ پیدا کی جائے۔ اور رات دن یہ مقصد اپنے سامنے رکھا جائے کہ ہم نے دُنیا بھر کو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنا ہے۔" (اقتباس از "روح پرور خطاب" تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

"بہار آنے کو ہے"

سنٹرل جیل پھانسی گھاٹ سکھر سے مرسلہ مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی کی ایک ایمان افروز نظم جو الٰہی وعدہ "تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا" کی ترجمانی کر رہی ہے، ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ مکرم ناصر احمد صاحب موصوف اور ان کے بھائی مکرم رفیع احمد صاحب قریشی کو پاکستان میں حال ہی میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔ احباب اس مبارک مہینہ میں تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد معجزانہ طور پر رہائی عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائم مقام ایڈیٹر)

اہلِ ربوہ ہو مبارک شہریار آنے کو ہے
منتقل اک بیقراری کو قرار آنے کو ہے

وہ چمن جو منتظر تھا ابرِ رحمت کے لئے
اس چمن پر پل جھپک میں اک نکھار آنے کو ہے

چل چکیں سب آندھیاں پت جھڑ کا موسم جا چکا
مجھ سے سرگوشی ہوئی ہے اب بہار آنے کو ہے

اک تسلسل سے فرشتے دے رہے ہیں اک پیام
اذن کے ہیں منتظر قابو شکار آنے کو ہے

ہر گھڑی ہم ہیں محافظ اتنا غم ناصر نہ کر
اس اسیری میں اُسے تم پر بھی پیار آنے کو ہے

امریکہ میں دو مبلغین کا ورود مسعود

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں مزید دو مبلغین کی تقرری فرمائی ہے۔ الحمد للہ

۱- لئیق احمد صاحب طاہر - سابق نائب امام مسجد فضل و نائب وکیل التبشیر ربوہ، کا تقرر امریکہ میں ہوا ہے۔ آپ ۳ جون ۱۹۸۶ء کو واشنگٹن ڈی سی پہنچے۔

۲- عبدالرشید یحیٰ صاحب - آپ قبل ازیں چار سال تک امریکہ میں خدمت اسلام سرانجام دے چکے ہیں (۱۹۷۷ تا 1981) - مورخہ 20 جون ۱۹۸۶ء کو آپ واپس تشریف لائے ہیں۔

دعا ہے کہ ہر دو مبلغین کرام کو اللہ تعالیٰ بہت بہت مقبول خدمت دین کی توفیق سے نوازے اور امریکہ میں ان کا ورود جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے لئے بہت بابرکت ہو۔ آمین

(امیر و مبلغ انچارج امریکہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"نومبایعین کو فوراً داعی الی اللہ بنانے اور چندے کے نظام میں شامل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔"

11: SOCIAL SERVICES

11.1 Khuddam and atfal be active and ready for the service of the humanity. Majalis should develop such collective and individual programs that khuddam satisfy the needs of the needy according to their capability; guide the wayfarer; remove harmful objects off the streets and the sidewalks; help the blind and the disabled; help the old and the weak in moving; visit the indisposed; feed the hungry; etc.

11.2 In his Friday sermon of November 11, 1983, Hazrat Khalifatul Masih IV announced that for the beneficence of the human beings and as a gratefulness for the blessings of Allah the Almighty, the community will provide homes for financially less affluent Ahmadies worth Rs 10,000,000.00 by the 1989 Jubilee through foreign missions and Boyutul Hamd Scheme. Khuddam should participate in this scheme and donate to their capability. These pledges or payments will have to be fulfilled within three to four years so that the practical aspects of the scheme may be materialized by 1989. Hazure has directed that only those members participate who pay their obligatory subscriptions according to prescribed rates, and that all donations, however small, be accepted, so that most of the members may participate in this scheme.

11.3 Attention be paid to blood donation. Khuddam's blood types be identified and record be kept in a register for use in need.

11.4 Book banks be established to help the needy students: Used text books be collected and provided free to needy students next year.

Finally, an important activity is that every khadim write the Khalifatul Masih a letter for prayers, and that atfal develop similar habit.

May Allah provide you with an opportunity to substantiate a service which is accepted. Ameen.

Wassalaam,

Signed, Mohtamim Majalis Bairun,
Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Markaziyya,
Rabwah, Pakistan.

Signed, Sadr, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya
Markaziyya, Rabwah.